مطبوعات جدیدہ

(نئی کتب وجرائد کا مختصر تعارف)

محمد سہیل شفیق

۱۔قرآن مجید۔ایک تعارف،ڈاکٹر محمود احمد غازی، جون۲۰۱۲ء، کراچی: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، صفحات:۱۲۰، قیمت:۱۰۰روپے۔ برائے رابطہ: فون:۳۶۶۸۴۷۹۰-۰۲۱

ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم (م:۲۰۱۰ء) کی علمی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ڈاکٹر غازی کو اللہ تعالیٰ نے بہت صلاحیتوں سے نوازا تھا۔علومِ دینیہ کی انہوں نے بہت خدمت کی۔پیش نظر کتاب قرآن مجید کے حوالے سے ڈاکٹر غازی کے درجِ ذیل چند دروس کا مجموعہ ہے:۱۔قرآن مجید کے ناموں کی معنویت،۲۔قرآن پاک کا موضوع،۳۔موضوعاتِ قرآنی،۴۔نزولِ قرآن نجماً نجماً کیوں،۵۔نزولِ وحی کی کیفیت،۶۔نزول وحفاظت قرآن،۷۔قرآن مجید کی ترتیب،۸۔تدوین قرآن

یہ مفید کتاب پہلے بھی کئی بار دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد سے شائع ہو چکی ہے۔اب اسے نظر ثانی، حوالہ جات کے اضافے اور قرآنی آیات کی تصحیح کے ساتھ دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

۲۔حیاتِ طیبہ مسند امام احمد بن حنبلؒ کی روشنی میں، مؤلف: مولانا محمد ابراہیم فیضی، جون۲۰۱۲ء، کراچی: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، صفحات:۷۲۸، قیمت:۴۵۰روپے

مُسند حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ہر صحابی کی مرویات الگ الگ جمع ہوں۔نیز مُسند سے مراد وہ حدیث مرفوع ہے جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔

امام احمد بن حنبلؒ (۱۶۴۔۲۴۱ھ) جلیل القدر آئمہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔۲۰۰ھ میں تقریباً چھتیس سال کی عمر میں

آپ نے ساڑھے سات لاکھ اور بقول محدث ابوزرعہ دس لاکھ احادیث سے مسند کی تدوین شروع کی اور تیس ہزار کے قریب احادیث کا ایک جامع ذخیرہ مرتب کیا اور فرمایا: میں نے اس کتاب کو امام بنایا ہے جب بھی لوگ رسول اللہ ﷺ کی کسی سنت میں اختلاف کریں تو اس کتاب کی طرف رجوع کریں۔

پیشِ نظر کتاب ''حیاتِ طیبہ مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں'' سیرتِ طیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ایسا روشن عکس ہے جسے امام احمدؒ کی مسند کی تیس ہزار کے قریب احادیث سے تیار کیا گیا ہے۔ بقول ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن: ''جو کچھ اہل سِیَر اپنی روایات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کم وبیش وہی سب کچھ مسند امام احمد بن حنبلؒ کی روشنی میں مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی نے بیان کر دیا ہے اور اس عمدگی کے ساتھ کہ کہیں ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی اپنی جانب سے شامل نہیں کیا۔ آنے والے خادمین سیرت بھی اس سے ایک راہ نما کتاب کے طور پر استفادہ کریں گے۔''

فاضل مؤلف مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی صاحبِ علم وفضل ہیں۔ تقریباً ربع صدی سے خطابت، تدریس، تصنیف، تراجم اور تصحیح کے علمی اشغال سے وابستہ ہیں۔ اس سے قبل آپ عہد نبوی ﷺ میں علوم وفنون اور تعلیم اور تعلم پر مشتمل تاریخی دستاویز التراتیب الاداریۃ از علامہ شیخ عبدالحی الکتانی کا اردو ترجمہ ''نظامِ حکومتِ نبویہ ﷺ'' کے عنوان سے کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر کئی اہم کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا حسنِ تبسم ۲۔ ہم رکابِ رسول ﷺ

۳۔ ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول ﷺ ۴۔ رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ میں

مجلسِ تحقیق برائے اسلامی تاریخ وثقافت، کراچی اس اہم علمی خدمت کے انجام دینے پر فاضل مؤلف مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔

۳۔ اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ، ڈاکٹر عبدالعزیز خان (عزیز احسن)، مارچ ۲۰۱۳ء، کراچی: نعت ریسرچ سینٹر، صفحات: ۶۴۰، قیمت: ۷۰۰ روپے، برائے رابطہ: ۰۳۴۵۔۲۴۵۷۵۷۵/۰۳۳۳۔۵۵۶۷۹۴۱

نعتیہ ادب کے تنقیدی جائزے کی جس تحریک کا باقاعدہ آغاز کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' کے اجراء (۱۹۹۵ء) سے ہوا تھا اسی سلسلے کی ایک کڑی ڈاکٹر عزیز احسن کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر جامعہ کراچی نے انہیں پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری تفویض کی ہے۔ اردو زبان میں نعت پر تنقید کے ضمن میں یہ ایک مبسوط مقالہ ہے۔ جس میں اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس مقالے کے آٹھ ابواب ہیں:

باب اول میں تنقید کی تعریف بھی پیش کی گئی ہے اور عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں میں تنقید کے جو معانی متعین کیے گئے ہیں ان کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ باب دوم میں قرآن وسنت میں نعت کے متن کی صحت کے لیے جو اصولی اشارے پائے جاتے ہیں ان کا ذکر ہے۔ نیز مقامِ رسالت ﷺ کی تفہیم کے لیے قرآن وحدیث کی روشنی میں بات کی گئی ہے۔ باب سوم میں شعراء کا

تنقیدی شعور منعکس کیا گیا ہے۔اس ضمن میں نعتیہ شاعری اور حضورِ اکرم ﷺ کے مقام و مرتبے کے ادراک کے جو شواہد نعت کے تخلیقی سرمائے میں پائے جاتے تھے ان کی ہلکی سی جھلک دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔باب چہارم ان تحریروں کی تنقیدی جانچ پڑتال کے لیے وقف ہے، جو نعتیہ شاعری مجموعوں میں مقدمہ، تقریظ یا دیباچوں کی شکل میں لکھی گئی تھیں۔باب پنجم میں نعتیہ انتخابوں اور تحقیقی مقالوں میں شامل تنقیدی آراء کا احوال قلم بند ہوا ہے۔باب ششم میں ''نعت رنگ'' اور دیگر کتابی سلسلوں، مجلّوں اور رسائل میں شائع ہونے والے تنقیدی مضامین کا جائزہ لیا گیا ہے۔باب ہفتم میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے وجود میں آنے والی تنقیدی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔اور باب ہفتم میں تنقیدِ نعت کے چند نمونے پیش کر کے مدحتِ مصطفےٰ ﷺ کے تخلیقی اور تنقیدی اصول متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ڈاکٹر عزیز احسن صاحبِ علم، وسیع المطالعہ، معروف ادیب اور معتبر نقاد ہیں۔اپنے موضوع سے انھوں نے بھرپور انصاف کیا ہے۔نعتیہ تنقید کے ضمن میں اس سے قبل ان کی چار کتابیں: ا۔اردو نعت اور جدید اسالیب (۱۹۹۸ء)، ۲۔نعت کی تخلیقی سچائیاں (۲۰۰۳ء)، ۳۔ہنر نازک ہے (۲۰۰۷ء)، ۴۔نعت کے تنقیدی آفاق (۲۰۱۰ء) اور متعدد مضامین و مقالات اور نعتیہ کتب پر تبصرے شائع ہو چکے ہیں۔

۴۔ماہنامہ ارمغانِ حمد، مرتب: طاہر حسین طاہر سلطانی، مئی تا جولائی ۲۰۱۳ء، کراچی: جہانِ حمد پبلی کیشنز، صفحات: ۷۲۲، قیمت: ندارد، برائے رابطہ: ۲۸۳۱۰۸۹-۰۳۰۰

اردو کے ۴۶۱ معروف اور غیر معروف لیکن معتبر مرحوم شعراء کے کلام سے مزین ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کا خصوصی شمارہ ''نعت رحمت'' کے عنوان سے ہمارے پیشِ نظر ہے جسے شاعرِ حمد و نعت طاہر حسین طاہر سلطانی نے ترتیب دیا ہے۔طاہر سلطانی ایک عرصے سے فروغِ حمد و نعت کے لیے کوشاں ہیں۔کئی حمدیہ، نعتیہ، مناجاتی انتخابات اس سے پہلے بھی ترتیب دے چکے ہیں۔خود بھی حمد و نعت کے اچھے شعراء میں سے ہیں یہی وجہ ہے کہ مرحوم شعراء کے کلام کا جو انتخاب انہوں نے کیا ہے وہ زبان و بیان کے لحاظ سے بھی عمدہ ہے اور اس میں نعت کے تقاضوں اور نزاکتوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

''نعت رحمت'' ایمان افروز و روح پرور یادگار نعتوں کا ایک یادگار انتخاب ہے۔طاہر سلطانی نے اس انتخاب کو باعتبارِ شعراء، حروفِ تہجی کے مطابق ترتیب دیا ہے۔مرحوم شعراء و شاعرات کے سنہ پیدائش و وفات کا خصوصی التزام کیا ہے ماسوائے چند ایک جگہ کے۔مذکورہ نعتیہ انتخاب میں ۴۶۱ شعراء و شاعرات کی ۶۰۴ نعتیں شامل ہیں۔اردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے ہر دور کے شاعر کی نمائندگی موجود ہے۔حسنِ کلام پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔اپنے مقدمے میں طاہر سلطانی نے ماقبل شائع ہونے والے نعتیہ انتخابات کی ایک طویل فہرست بھی دی ہے۔متقدمین، متوسطین اور متاخرین مرحوم شعراء کے نعتیہ کلام سے مزین یہ انتخاب ''نعت رحمت'' کا حصہ اول ہے۔نوید ہے کہ حصہ دوم عصرِ حاضر کے معروف و ممتاز شعراء کے کلام سے مزین جلد ہی زیورِ طباعت سے آراستہ ہوگا۔بلا انتخاب چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

محمد ﷺ نورِ مجسم یا حبیبی یا مولائی
تصویرِ کمالِ محبت تنویرِ جمالِ خدائی

(ادیبؔ رائے پوری)

درِ نبی پہ جسے باریاب دیکھا ہے
اس ایک ذرہ کو پھر آفتاب دیکھا ہے

(آرمؔ لکھنوی)

ظہورِ احمدِ مرسل نشانِ حسن و یکتائی
خوشا محبوبی و دلبندی و خوبی و زیبائی

(اسعد شاہ جہان پوری)

اللہ کا محبوب بنے جو تمھیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

(مولانا حسنؔ رضا خان)

خلق کے سرور، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور، خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

(امیرؔ مینائی)

قلم سے پھول کھلیں نطق درفشاں ٹھہرے
وہاں چلا ہوں جہاں گردشِ زمانہ ٹھہرے

(شورش کاشمیری)

۵۔قرآن پاک کے منظوم تراجم یا کلام اللّٰہ کے ساتھ کھلواڑ، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، ۲۰۱۳ء، علی گڑھ: گوشۂ مطالعاتِ فارسی، صفحات: ۲۴، قیمت: ندارد، برائے رابطہ: پوسٹ بکس ۱۱۴، علی گڑھ۔۲۰۲۰۰۱ (انڈیا)

مذکورہ بالا کتابچہ دراصل قرآن پاک کے منظوم تراجم کے حوالے سے ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی کا ایک مضمون ہے۔ ڈاکٹر نعمانی لکھتے ہیں: ''آئندہ صفحات میں جو مضمون قارئین کرام کو دعوتِ نظر دے رہا ہے، وہ کسی شاعر یا مترجم سے کسی ذاتی پرخاش کی بنا پر یا کسی تنقیدی صلاحیت کے اظہار کے لیے زیبِ قرطاس نہیں کیا گیا ہے، بلکہ ایک غلط ذہنی رجحان اور منفی قلمی سرگرمی پر روک لگانے کی طرف اہلِ علم و قلم کی توجہ مبذول کرانے اور عام پڑھنے والوں کو ضلالت و غوایت سے بچانے کے لیے محض ایک دینی ذمہ داری سمجھ کر لوجہ اللہ چند سطریں قلم بند کی گئی ہیں۔''

اس سلسلے میں درج ذیل چار منظوم تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے:

۱۔اردو منظوم ترجمۂ قرآن مجید/ مولانا محمد حسن، مطبع نظامی لکھنو، صفحات:۹۳۳

۲۔منظوم اردو مفہوم القرآن (۳ جلدیں)/عطا قاضی، ادبی سبھا، پسرور ضلع سیالکوٹ، صفحات:۲۵۷۸

۳۔قرآن منظوم (۵ جلدیں)/ پروفیسر محمد سمیع اللہ اسد، صفحات:۱۱۵۰

۴۔منظوم القرآن (۵ جلدیں)/ بدرالدین خاں انجم عرفانی، صفحات:۷۹۶

اس ضمن میں درست و نادرست ترجمے، قواعد و زبان کی اغلاط، حذف و اضافہ کے تصرفات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ڈاکٹر نعمانی کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ قرآن مجید مشق سخن کے لیے نازل نہیں ہوا۔جس طرح قرآن پاک کا صرف ترجمہ بغیر عربی متن کے کسی بھی زبان میں چھاپنا درست نہیں ہے اسی طرح قرآن پاک کو نظم کرنا اور ذہنی ورزش کے لیے سامان مشق بنانا قرآن پاک کے ساتھ کھلواڑ کے مترادف ہے اور یہ دونوں باتیں قرآن مجید میں تحریف معنوی کے لیے ایک چور راستہ کھول دینے کے برابر ہیں۔

۶۔شعاعِ نوا، ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، ۲۰۱۳ء، علی گڑھ: شعبۂ مطالعات فارسی، صفحات:۱۹۱، قیمت:۱۵۰

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی بزرگ ادیب، شاعر، محقق اور نقاد ہیں۔اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں لکھتے ہیں۔ان کے اب تک درج ذیل نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں:

۱۔چراغِ نوا، ۲۔گلہائے نعت، ۳۔السلام اے سبز گنبد کے مکیں، ۴۔فروغِ نوا، ۵۔گل بند نعت۔

ڈاکٹر نعمانی کا تازہ نعتیہ مجموعہ ''شعاعِ نوا'' ہمارے پیش نظر ہے۔چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

ہیں انؐ کے نام سے روشن عقیدتوں کے چراغ
جلا گئے جو جہاں میں ہدایتوں کے چراغ

اطاعت کرتے آقاؐ کی ، صحابہؓ کی طرح ہم بھی
تو ایسا بدنما، اس عہد کا نقشہ نہیں ہوتا

نبیؐ کے ذکر سے رفعت مرے بیان میں ہے
کہ رفعِ ذکر کی آیت انھیںؐ کی شان میں ہے

''حرفِ ناگزیر'' کے عنوان سے ڈاکٹر نعمانی لکھتے ہیں:

''یہ خاکسار گذشتہ کئی سال سے کوشش کر رہا ہے کہ سید الانبیا ﷺ سے اپنی عقیدت کے اظہار کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری کے کچھ ایسے نمونے بھی دنیا کی علمی و ادبی میراث میں اضافہ کر جائے جن کو پڑھ کر موجودہ اور آئندہ تمام نعت گو شعراء کو یہ معلوم ہو جائے کہ بے لگام تخیلات اور محظورات شرعیہ سے مجتنب رہ

کر بھی نعت کہی جاسکتی ہے جن کو پڑھ کر یا سن کر سرور عالم ﷺ کی ذات پاک سے ذہنی وابستگی مستحکم تر، آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان پختہ تر اور آپ ﷺ کی اطاعت کا جذبہ قوی تر ہو جائے جو ایک مسلمان کی سب سے نمایاں پہچان اور اس کے عقیدے کی جان ہے۔''

اور اسی جوش و جذبے کے تحت ڈاکٹر نعمانی، حضرت حسان بن ثابتؓ کے مشہور و معروف شعر:

خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاءُ

(اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو تمام عیوب و نقایص سے پاک وصاف پیدا فرمایا،
گویا کہ بالتحقیق آپ ﷺ کو ایسا پیدا فرمایا جیسا کہ آپ ﷺ چاہتے تھے)

کے بارے میں لکھتے ہیں:

''جس کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلیم الحواس اور صحیح الادراک ہونے کی نعمت سے نوازا ہے وہ بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ ''قرآن'' اور ''عقل'' دونوں کی قید سے آزاد طبیعت اور عقیدت کا کرشمہ ہے جس نے حضرت حسانؓ کے اس پاکیزہ شعر کی غلط قرأت پر آمادہ کیا اور جب شعر کے اعراب ہی غلط پڑھے، پڑھائے اور پڑھوائے گئے تو ترجمہ کیسے درست ہوسکتا تھا۔ اس شعر کے دوسرے مصرع کا آخری لفظ ''تُشَاءُ'' (بضم التا) ہے۔ جس کو لوگ غلط طور پر ''تَشَاءُ'' (بفتح التا) پڑھتے اور لکھتے ہیں اور پھر اس کا غلط ترجمہ بھی کرتے ہیں۔ حضرت حسانؓ نے یقیناً ''تُشَاءُ'' (بضم التاء) ہی کہا ہوگا.......''

آگے لکھتے ہیں کہ حضرت حسانؓ کے زیر بحث شعر کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک صاف پیدا کیا گیا،
گویا کہ آپ ﷺ کو ایسا پیدا کیا گیا جو آپ ﷺ کے شایانِ شان تھا۔''

حضرت حسانؓ کے مذکورہ بالا شعر کی صحیح قرأت ''تُشَاءُ'' (بضم التا) ہے یا ''تَشَاءُ'' (بفتح التا)، اس جانب اہلِ علم بالخصوص محققینِ نعت کو توجہ کرنی چاہیے۔

۷۔ آئینۂ ریاض سہروردی، مرتبہ: ڈاکٹر شہزاد احمد، اکتوبر ۲۰۱۳ء، کراچی: مرکزی انجمن عند لیبانِ ریاضِ رسول، صفحات: ۴۸، قیمت: ندارد، برائے رابطہ: ۰۲۱۔۳۴۱۲۴۷۹۷

فروغِ حمد و نعت کی ملک گیر اور عالمی شہرت یافتہ تنظیم مرکزی انجمن عند لیبانِ ریاضِ رسول ﷺ، کراچی کے بانی و صدر، پاکستان کے سب سے پہلے نعت کالج کے مہتمم اعلیٰ، ممتاز عالم دین، نعت گو اور نعت خواں علامہ سید ریاض الدین سہروردی (۱۹۱۹ء۔۲۰۰۱ء) کی فروغ نعت کے حوالے سے خدمات محتاج تعارف نہیں۔ ۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن عند لیبانِ ریاضِ رسول ﷺ پاکستان کی بنیاد کراچی میں رکھی۔ جس کے زیر اہتمام آج تک ہر سال ۲۲ مارچ کو شاندار محفلِ نعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ۱۶/۱ اکتوبر

۱۹۸۰ءکوسب سے پہلا نعت کالج کراچی میں قائم کیا۔آپ کا نعتیہ کلام تین زبانوں اردو، عربی اور انگریزی میں ہے۔بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں سید فصیح الدین سہروردی آپ ہی کے صاحبزادے ہیں۔پیشِ نظر کتابچہ میں آپ کے حالاتِ زندگی، زندگی کے مختلف پہلوؤں، ساٹھ سالہ نعتیہ خدمات، دینی وعلمی خدمات اور خانوادۂ ریاض کی مرتبہ کتب کا محققانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

ترتیب وتحقیق ڈاکٹر شہزاد احمد (مدیر ''حمد ونعت'' کراچی) کی ہے۔جنہیں حال ہی میں جامعہ کراچی نے ان کے تحقیقی مقالہ ''اردو نعت پاکستان میں'' پر پی ایچ ڈی کی سند تفویض کی ہے۔عموماً معروف شخصیات سے متعلق روایات کی کثرت اشتباہ کا باعث بنتی ہیں اور مستقبل کے مورخ کا کام مشکل ہوجاتا ہے۔ڈاکٹر شہزاد احمد نے اس مختصر مگر جامع کتابچہ میں کئی روایات پر نقد کیا ہے اور تحقیقی حواشی تحریر کیے ہیں۔

> ۸۔**حسنِ انتخاب**، مرتبہ: ڈاکٹر شہزاد احمد، اکتوبر ۲۰۱۳ء، کراچی: مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسول، صفحات: ۶۴، قیمت: ندارد، برائے رابطہ: ۳۴۱۲۴۷۹۷۔۰۲۱

''حسنِ انتخاب'' خانوادۂ ریاض سہروردیہ کے مختصر نعتیہ انتخاب پر مشتمل ہے۔خانوادۂ ریاض سہروردی کے سرخیل وسالار مفتی جلال الدین چشتی نظامی ہیں۔آپ کا شمار انیسویں صدی کے قابلِ ذکر اور معروف نعت گو شعراء میں ہوتا ہے۔آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا بہاء الدین زریانی سے ہوتا ہوا امام جعفر صادقؒ سے جاملتا ہے۔پیشِ نظر کتابچہ میں اس خانوادے کے درجِ ذیل چھ شعراء کا اجمالی تعارف بھی شامل ہے:

۱۔مفتی جلاؔل الدین چشتی نظامی	۲۔علامہ سید ریاضؔ الدین سہروردی
۳۔سید گوہؔر زریانی سہروردی	۴۔سید نیّرؔ سہروردی
۵۔سید اعجاؔز الدین سہروردی	۶۔سید نجمؔ الدین سہروردی

اس نعتیہ انتخاب کو بھی ڈاکٹر شہزاد احمد نے ترتیب دیا ہے۔چند اشعار پیشِ خدمت ہیں:

گدا کیا ہے شہنشہ ہے جہاں سارا اسی کا ہے
کہ جس مشتاق کو حاصل محمدﷺ کی غلامی ہو

(جلاؔل الدین چشتی نظامی)

کبھی حمد تری لبوں پہ ہو کبھی نعت تیرے حبیب کی
ہے ریاضؔ کی یہی جستجو تری شان جلّ جلالہ

(ریاضؔ سہروردی)

ترا ذکر ہے مری بندگی ترا عشق حاصلِ زندگی
ترا قرب مایۂ دوجہاں تری اک نظر کی تلاش ہے

(گوہؔر زریانی سہروردی)

یارب درِ حضور پہ جانا نصیب ہو
جاؤں تو پھر نہ لوٹ کے آنا نصیب ہو

(قمؔر سہروردی)

عظمتِ شانِ محمد کی حقیقت ہے یہی
آپ کا رب ہی فقط جانے حقیقت آپ کی

(اعجازؔالدین سہروردی)

اپنے قدموں میں مجھے رکھ لیں کہیں یا مصطفیؐ
ہو ٹھکانہ سبز گنبد کے قریں یا مصطفیؐ

(نجمؔ الدین سہروردی)

۹۔اخوان الصفاء،مرتبہ: جاوید اختر بھٹی، بار سوم ۲۰۱۳ء، لاہور: دار الکتاب، صفحات: ۴۰۰، قیمت: ۴۰۰ روپے۔ برائے رابطہ مرتب: ۰۳۰۰۔۶۳۰۳۰۱۶

دسویں صدی عیسوی (چوتھی صدی ہجری میں) خلافتِ عباسیہ کے زمانہ میں مسلمان فلسفیوں کی ایک خفیہ جماعت ''اخوان الصفاء'' کے نام سے بصرہ میں قائم ہوئی۔ اس جماعت کا خفیہ رہنا ہی اس کی شہرت کا سبب بنا۔ اس جماعت کے اراکین کے بارے میں کوئی واضح رائے نہیں دی جاسکتی البتہ کچھ شخصیات کے بارے میں یہ قیاس کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں پانچ اراکین کے نام لیے جاتے ہیں۔ ۱۔ ابوسلیمان محمد بن معشر البستی المقدسی، ۲۔ ابوالحسن علی بن ہارون الزنجانی، ۳۔ ابواحمد المہرجانی، ۴۔ ابوالحسن العوضی، ۵۔ زید بن رفاعہ

اس جماعت کا ہر بارہویں روز اجلاس منعقد ہوتا اور اس میں مذہب، فلسفہ اور دیگر علمی موضوعات پر بحث کی جاتی اور پھر انہیں مکتوب کی صورت میں لکھ لیا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ رسائل مرتب ہوئے۔ رسائل کی تعداد ۵۱، ۵۲ اور ۵۳ بتائی جاتی ہے لیکن عام طور پر ۵۲ رسائل پر اتفاق کیا جاتا ہے۔ جن میں بیشتر کا موضوع علمِ سائنس ہے۔ ان رسائل میں سے ایک رسالہ نسبتاً طویل ہونے کے ساتھ ساتھ خاصی شہرت کا حامل ہے۔ اس کا عنوان ہے ''فی کیفیتہ تکوین الحیوانات و اضافھا'' (حیوانات کیوں کر تخلیق ہوئے اور ان کی اقسام کیا ہیں؟) اس رسالے کا ایک باب کہانی کی صورت میں انسانوں اور حیوانوں کے درمیان ایک مناظرہ کی روئداد پر مشتمل ہے جس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان ہر ذی روح سے اشرف اور افضل ہے۔

عربی رسالے ''اخوان الصفاء'' کا اردو میں پہلا ترجمہ جان ولیم ٹیلر کی فرمائش پر ۱۸۱۰ء میں مولوی اکرام علی نے کیا۔ جس کی اشاعت کا اہتمام ہندوستانی پریس کلکتہ نے کیا تھا۔ بعد ازاں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔

پیشِ نظر کتاب کے مرتب جناب جاوید اختر بھٹی ممتاز محقق، ادیب، افسانہ نگار، کالم نگار اور نقاد ہیں۔ ان کی اب تک ۲۰

کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ پیش نظر کتاب میں ''اخوان الصفاء'' پر تفصیلی مضامین شامل کیے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مولوی اکرام علی کے حالات زندگی اور ان کے ترجمے کے بارے میں بھی معلومات کو یکجا کیا گیا ہے۔ ایک مفید کام ''فرہنگ'' کا اضافہ بھی ہے۔ ابتداء میں فاضل مرتب نے اخوان الصفاء کے نسخوں اور ان کی اشاعت اور مولوی اکرام علی کے ترجمے کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ مذکورہ کتاب درجِ ذیل پانچ حصوں پر مشتمل ہے:

۱۔ تاریخ، نظریات اور عقائد ۲۔ اسماعیلی نقطۂ نظر ۳۔ اکرام علی کا خیر مقدم

۴۔ اخوان الصفاء (ترجمہ مولوی اکرام علی) ۵۔ فرہنگ اخوان الصفاء

۱۰۔ سُندرتا، جاوید اختر بھٹی، ۲۰۱۳ء، لاہور: فکشن ہاؤس، صفحات: ۱۵۲، قیمت: ۲۵۰ روپے۔

''سُندرتا'' ہندی، بنگالی، کنڑ، کشمیری، تامل، سنسکرت، پالی، بھوجپوری، ملیالم اور تبتی زبانوں کے درجِ ذیل ۱۶ ادیبوں اور شاعروں کے حالاتِ زندگی اور ان کی تخلیقات کے تعارف پر مشتمل ہے:

۱۔ بھارتیندو ہریش چند (ہندی ادیب)، ۲۔ سرت چندر (بنگالی ادیب)، ۳۔ ویلاتھال (ملیالم شاعر)، ۴۔ پنجے منگیش راؤ (کنڑ زبان کے ادیب اور شاعر)، ۵۔ زندہ کول (کشمیری شاعر)، ۶۔ سبرامنیم بھارتی (تامل شاعر اور ادیب)، ۷۔ جتیندر ناتھ سین گپتا (بنگالی شاعر)، ۸۔ موہت لال مجمدار (بنگالی شاعر اور نقاد)، ۹۔ رام نریش ترپاٹھی (ہندی ادیب اور شاعر)، ۱۰۔ ورنداون لال ورما (ہندی ادیب)، ۱۱۔ جے شنکر پرساد (ہندی شاعر اور ادیب) ۱۲۔ راجہ ادھیکارمن پرساد سنگھ (ہندی ادیب)، ۱۳۔ بھگوتی چرن ورما (ہندی شاعر اور ادیب)، ۱۴۔ راہل سانکرتیاین (ہندی، سنسکرت، پالی، بھوجپوری اور تبتی ادیب)، ۱۵۔ تاراشنکر بندیو پادھیائے (بنگالی ادیب)، ۱۶۔ مانک بندیو پادھیائے (بنگالی ادیب اور شاعر)

کتاب کے مؤلف جاوید اختر بھٹی لکھتے ہیں:

> ''میں نے مختلف زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کے بارے میں پڑھا تو یہ خیال آیا کہ میں ان کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا۔ معلوم نہیں کیوں ہم اردو لکھنے پڑھنے والے دوسری زبانوں کے ادب سے بے نیاز رہتے ہیں۔ اب آپ کے سامنے ۱۶ شخصیات موجود ہیں۔ ان ادیبوں اور شاعروں نے بہت محنت کی اور انتہائی مشکل حالات کا سامنا کیا۔ لیکن اپنا کام جاری رکھا اور بہترین ادب تخلیق کیا۔''

اردو زبان کے قارئین سے دیگر زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کو متعارف کرانے کی یہ ایک عمدہ اور مفید کوشش ہے۔

۱۱۔ تاثرات، جاوید اختر بھٹی، ۲۰۱۳ء، ملتان: ملتان انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اینڈ ریسرچ، صفحات: ۱۷۵، قیمت: ۲۵۰، برائے رابطہ مصنف: ۶۳۰۳۰۱۶-۰۳۰۰

جاوید اختر بھٹی کے ادبی مضامین کے تین مجموعے: ۱۔ سمت، ۲۔ اطراف، ۳۔ ملتان کا ادبی منظرنامہ پہلے شائع ہوچکے ہیں۔ اب ان کے ادبی مضامین کا چوتھا مجموعہ ''تاثرات'' ہمارے سامنے ہے۔ اس میں شامل مضامین مختلف اخبارات اور رسائل میں

چھپے ہیں۔ یہ تمام مضامین عہدِ حاضر کے ادباء، شعراء، ناقدین، محققین اور مورخین کی کتابوں پر لکھے گئے ہیں۔ اور اس خواہش کے پیش نظر لکھے گئے ہیں کہ یہ کتابیں اہلِ علم کی نظروں سے اوجھل نہ رہیں اور ان کتابوں کا احسن انداز میں تعارف اہلِ علم کے سامنے ہوجائے۔ ''تاثرات'' میں درج ذیل ۳۵ مضامین شامل ہیں:

۱۔عشقِ رسالت کا پیکر (سید نفیس الحسینی)،۲۔سفرطیبہ،۳۔اردو نعت کے جدید رجحانات،۴۔اقبال اور ''ذکر اقبال''،۵۔فیض احمد فیض (درد اور درماں کا شاعر) ایک مطالعہ،۶۔سالنامہ ''ہمایوں'' ۱۹۵۸ء،۷۔زیڈاے بخاری کی شاعری،۸۔رضا جعفری کی افسانہ نگاری،۹۔صباء اکبر آبادی ایک ہمہ جہت شاعر،۱۰۔ایک صدی کے افسانے،۱۱۔اردو ادب اور آزادیٔ فلسطین،۱۲۔ڈاکٹر انور سدید کے انٹرویز کا مجموعہ ''برسبیل گفتگو''،۱۳۔ڈاکٹر انور سدید کی باتیں،۱۴۔کچھ وقت صابر لودھی کے ساتھ،۱۵۔کارِ جہاں دراز ہے،۱۶۔محمد علی جوہر کا سفرنامۂ یورپ،۱۷۔واجد علی شاہ اختر کی خودنوشت ''پری خانہ''،۱۸۔چارلس ڈارون کی خودنوشت،۱۹۔لیکھے۔ایک مطالعہ،۲۰۔سرائیکی شاعری کا روشن دن۔عزیز شاہد،۲۱۔امجد مسعود کا قلمی اثاثہ ''نقش مسعود''،۲۲۔محمد داؤد طاہر کا سفر نامہ ''اک جہاں اور''،۲۳۔ارمغانِ ملتان۔ایک تاریخی دستاویز،۲۴۔ماثر ملتان (ملتان سدا آباد) ماضی کی ایک جھلک،۲۵۔سید معراج جامی کے اداریے،۲۶۔لسانی مطالعے۔ذولسانی تحقیقی پیشکش،۲۷۔خواب سفر کی شاعرہ۔شاہینہ فلک صدیقی،۲۸۔خوابوں کی صورت گر۔عظمیٰ صدیقی،۲۹۔محبت کی مسافت کا شاعر۔مدثر شمن،۳۰۔رنگ اس کی یاد کا۔ایک مطالعہ،۳۱۔کافی،سندھ وادی کی شعوری تاریخ،۳۲۔گھان،۳۳۔پاکستان کے نامور سائنسدانوں کی ادبی خدمات،۳۴۔اتہام،۳۵۔میں اور میرا عکس

۱۲۔کتھا چار جنموں کی، ستیہ پال آنند، جون ۲۰۱۳ء، کراچی: بزمِ تخلیقِ ادب پاکستان، صفحات: ۵۵۲، قیمت: ۵۰۰، برائے رابطہ مصنف: Email: spanand786@hotmail.com، فون نمبر: ۰۳۲۱۸۲۹۱۹۰۸

اردو، پنجابی، ہندی اور انگریزی زبان کے معروف و ممتاز عالمی شہرت یافتہ محقق، شاعر، ادیب اور نقاد ستیہ پال آنند کی یادداشتوں پر مبنی کتاب ''کتھا چار جنموں کی'' ہمارے پیش نظر ہے۔ کتاب کا تعارف خود ستیہ پال آنند کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے:

> ''یہ خودنوشت سوانح نہیں ہے، مرقع روزگار نہیں ہے، فرضی معاشقوں کی حکایت نہیں ہے، رومان نگاری یا قصہ طرازی بھی نہیں ہے، لیکن میری اپنی زندگی کا بقلم خود لیکھا جوکھا ضرور ہے۔ اس مالا میں زندگی کی آٹھ دہائیوں پر مشتمل کوائف، تجربات اور واقعات پر مبنی توضیحی اور تلویحی مشمولات کے منکے صرف ایک زاویۂ نگاہ سے دیکھ کر لڑی وار پروئے گئے ہیں۔ یہ کتھا صرف اس بات کا بکھان ہے کہ کن ادبی شخصیتوں سے میں نے کس زمرے میں، کب، کہاں اور کیا کچھ سیکھا اور اسے خود میں جذب کر کے اپنے اس ادبی تشخص کی تکمیل کی جس میں میری جدلیاتی افتاد و نہاد نے رنگ بھرے، اور فکر و فلسفہ سے گہرا شعوری تعلق استوار کیا۔ پہلے جنم کی کتھا پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے تک، یعنی میری سولہ برس کی عمر تک کی کہانی ہے۔ دوسرے جنم کی کتھا ان تیرہ چودہ برسوں کے بارے میں ہے جن میں ہندوستان میں ہجرت کے بعد محنت،

مزدوری سے پیٹ پالنے کے علاوہ حصول علم اورادب کی پُر خارراہوں پر چلنے کی داستان ہے۔تیسراجنم یونیورسٹی کی سطح پر حصول علم اورادبی ریاضت کے بارے میں ہے۔اور چوتھاجنم مغرب کے ملکوں کوہجرت کے بعد کے دورانیے سے تعلق رکھتا ہے۔چار جنموں کی اس کتھا کومہاتمابدھ کے حوالہ جاتی چوکھٹے میں رکھ کرپیش کرنے سے مجھے اس کتاب کی ہرسطر میں اپنی ہی شبیہہ نظر آتی ہے۔''

کتاب کا انتساب اپنی آنے والی نسلوں کے نام کیا ہے۔آخر میں ستیہ پال آنند کی ایک نظم جوانہوں نے اپنی پچاسویں سالگرہ پر کہی،قارئین کی ضیافتِ طبع کے لیے نذر ہے:

سن تو ستیہ پال آنند
تیرے جیسے لوگوں کا
حزنیہ فقط یہ ہے
زندگی کوبچپن کی
کھیل کولڑکپن کی
عشق کوجوانی کی
آنکھ سے نہیں دیکھا
تم تو سیدھے بچپن سے
بوڑھے ہوگئے،آنند

۱۳۔حقیقت کی تلاش،میاں فاروق عنایت،فروری۲۰۱۳ء،اٹک:سرمداکادمی،صفحات:۲۶۴، قیمت:۷۵۰،برائے رابطہ مصنف:۰۳۳۴۔۵۰۸۱۱۹۸،۰۳۶۴۔۵۱۹۳۹۹۷

پیش نظر کتاب ''حقیقت کی تلاش'' ان گنت موضوعات پر مبنی ہے۔ان موضوعات کا چند سطور میں ذکر کرنا بھی مشکل ہے۔کتاب کے مصنف میاں فاروق عنایت کا تعلق گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول،حاجی شاہ،اٹک سے ہے۔کتاب کے تعارف کے ضمن میں ہم یہاں ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد کی رائے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

''حقیقت کی تلاش ایک انوکھی اور عجیب وغریب کتاب ہے۔محیر العقول واقعات کی حامل بھی ہے اور نرالے تجربات و مشاہدات کی نقیب بھی۔مصنف کہیں صاحبِ ارشاد،طریقت وشریعت کا شارع، اخلاقیات کا نقیب اور روحانیت کا مسافر دکھائی دیتا ہے تو کہیں پورا دنیا دار۔کبھی وہ سائنسدان لگتا ہے تو کبھی سیاست دان۔انسانوں کے سماجی،معاشرتی،سیاسی،ثقافتی،روحانی،مذہبی،جغرافیائی اور جانے کن کن مسائل اور موضوعات کو اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔مصنف نے صرف مسائل کے ذکر اور مشکلات کے بیان پر اکتفا نہیں کی بلکہ انھوں نے ان مسائل کا حل اور مشکلات کا علاج بھی تجویز کیا ہے۔

ممکن ہے کہ کتاب کے بعض مندرجات اور مصنف کے بعض نظریات سے قارئین متفق نہ ہوں۔ مصنف کو اس پر اصرار بھی نہیں ہے انھوں نے اپنے سفر کے حاصلات کو پیش کر دیا ہے جو حقیقت کی تلاش میں ان کا مقسوم ٹھہرے۔ یہ کتاب بلاشبہ غور وفکر پر اکساتی اور ذہن میں سوال ابھارتی ہے۔"

۱۴۔ دشتِ شب، امین راحت چغتائی، ۲۰۱۳ء، راولپنڈی: گلریز پبلی کیشنز، صفحات: ۲۲۴، قیمت: ۴۰۰ روپے، برائے رابطہ: ۵۵۰۹۱۰۳-۰۵۱

ممتاز شاعر، ادیب اور نقاد جناب امین راحت چغتائی کی شعروادب سے وابستگی ساڑھے چھ عشروں کو محیط ہے۔ انہوں نے ادبی مسائل و موضوعات پر کئی تنقیدی مضامین لکھے۔ نعتیں اور نظمیں بھی لکھیں۔ "محرابِ توحید" کے نام سے ان کا نعتیہ مجموعہ (حکومت پاکستان کی طرف سے اوّل انعام یافتہ کلام) ۲۰۰۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔ پیش نظر غزلیہ مجموعہ سے قبل ان کے تین شعری مجموعے "بھید بھنور" (۱۹۸۶ء)، "بامِ اندیشہ" (۲۰۰۸ء) اور "ذرا بارش کو تھمنے دو" (۲۰۱۱ء) چھپ چکے ہیں۔ تنقیدی و تحقیقی مضامین کے دو مجموعے "دلائل" (۱۹۹۳ء) اور "ردِّ عمل" (۲۰۰۶ء)، تفسیری مضامین کا مجموعہ "قرآن اور نظامِ کائنات" (۲۰۰۰ء) اور تحقیقی کتاب "مغل مکتبِ مصوری، سولہویں صدی عیسوی" (۲۰۰۲ء) ان کی دوسری تصانیف ہیں جو ان کی مذہبی و دینی وابستگی کے ساتھ ساتھ شعری وادبی ذوق کی نشاندہی کرتی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی "دشتِ شب" کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"امین راحت چغتائی کے زیر نظر مجموعے میں تین میلانات ساتھ ساتھ چلتے محسوس ہوتے ہیں۔ اوّل، وہ موجودہ نظام کی کج روی کے کڑے ناقد ہیں۔ وہ ایک بالغ نظر شاعر کی طرح پورے احساس تیقن کے ساتھ ان خرابیوں کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں جن سے استحصالی قوتیں تقویت حاصل کرتی ہیں۔ وہ اپنے عہد کے کوتاہ فکر اربابِ بست وکشاد کو ان کے عروج کی ساعتوں میں ان کے زوال کی داستان سناتے ہیں۔ نیز نور وظلمت کی کشمکش میں فروغِ نور کی بشارت دیتے ہیں۔ دوم، معاشرے میں جس تواتر سے انسانیت پامال ہو رہی ہے اور وحشت و بربریت رواج پا رہی ہے وہ اس کے اسباب پر بھی سوچ کو ابھارتے ہیں۔ سوم، وہ وارداتِ قلبی کو بھی ایک فعال جذبے سے تعبیر کرتے ہیں اور اسے زندگی کو نکھارنے، سنوارنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔"

اس خوبصورت مجموعے سے چند اشعار کا انتخاب کرنا بہت مشکل ہے، بہر حال یہ اشعار دیکھیے:

ہر مقامِ نو پہ جو سمجھے کہ منزل آ گئی
راہبر اور وہ بھی ایسا بے یقیں اچھا نہیں

اُس کو کیا معلوم صحرا کے بگولوں کے ستم
اور ہے محمل نشینی، ساربانی اور ہے

صاف چہرے نہ جب دکھائی دیں
آئنہ خود بھی دیکھنا ہوگا

بہتر یہی ہے فاصلہ قائم رہے ذرا
قربت کا زخم ورنہ مٹایا نہ جائے گا

اپنی ہی خُو تھی، بارِ کرم بھی نہ سہہ سکی
ایسا نہیں کہ ہم پہ کوئی مہرباں نہ تھا

۱۵۔بزمِ شبلی ،مدیر:ڈاکٹرشباب الدین،۲۰۱۱۔۲۰۱۲ء،اعظم گڑھ:شبلی نیشنل پوسٹ گریجویٹ کالج، صفحات:۳۱۲، قیمت:ندارد۔

شعبہ اردو،شبلی نیشنل پوسٹ گریجویٹ کالج کا علمی وادبی مجلّہ ''بزمِ شبلی'' ہمارے پیش نظر ہے۔ڈاکٹر شباب الدین (صدر شعبہ اردو) کی زیر ادارت شائع ہونے والا معیاری علمی وادبی مضامین، خوبصورت غزلوں اور یادگار تصاویر سے مزین ہے۔مجلّہ کا انتساب شبلی کالج کے مایہ ناز فرزند ڈاکٹر کبیر احمد جائسی (م:۷/ جنوری ۲۰۱۳ء) کے نام کیا گیا ہے۔ جائسی صاحب بھی شبلی کالج میگزین کے مدیر رہے اور انتہائی خوبی سے اس کی ادارت کے فرائض انجام دیے۔شبلی کالج میگزین کی ادارت ان کے ذمہ ہوئی تو انھوں نے ۱۹۵۹ء میں اپنے استاذ مولانا عبدالسلام ندوی پر خصوصی شمارہ نکالا، اس نمبر نے انھیں اور شبلی کالج میگزین کو ہندوستان و پاکستان گیر شہرت عطا کی۔

ڈاکٹر شباب الدین، جائسی صاحب کے شاگردِ رشید ہیں۔ جب جائسی صاحب ''تہذیب الاخلاق'' اور ''نشانت'' (ہندی) دونوں رسالوں کے ایڈیٹر مقرر ہوئے تو ڈاکٹر شباب الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے ان کی معاونت کرتے رہے۔ ڈاکٹر شباب الدین نے جائسی صاحب پر دو کتابیں بھی مرتب کی ہیں: ۱۔کبیر احمد جائسی کی علمی وادبی خدمات، ۲۔شبلی کالج کا مایہ ناز فرزند: کبیر احمد جائسی۔ڈاکٹر صاحب نے اس عزم کا بھی اظہار کیا ہے کہ ۲۰۱۳ء کا کالج میگزین جائسی صاحب کی یاد میں شائع کیا جائے گا۔جس کی حیثیت ایک دستاویز کی ہوگی جو جائسی صاحب پر کام کرنے والوں کے لیے ممد ومعاون ثابت ہوگا۔

۱۶۔ پوری گواہی ،تالیف وتدوین: تزئین انصاری، جولائی ۲۰۱۳ء، کراچی: تحریکِ نفاذِ اردو پاکستان، صفحات: ۱۹۲، قیمت: ۳۰۰ روپے، برائے رابطہ: تحریکِ نفاذِ اردو پاکستان، پوسٹ بکس: ۲۷۷۲، کراچی۔

تحریکِ نفاذِ اردو پاکستان جدوجہد اور فکروعمل کا ایک ایسا ادارہ ہے کہ جس کا نام خود اس کے نصب العین کی عکاسی کرتا ہے تاہم اس کے ایک نکاتی ''سرکاری سطح پر نفاذِ اردو'' کے مرکزی نشانِ راہ کے علاوہ ذیلی اغراض ومقاصد کا ایک سلسلہ بھی ہے جس میں زبان وادب پر کتب کی اشاعت یا اشاعت میں معاونت بھی شامل ہے۔ اشاعتِ کتب کے سلسلے کا آغاز زیرِ نظر کتاب سے کیا گیا ہے۔ ''پوری گواہی'' صدارتی اعزاز یافتہ، بزرگ شاعر، ادیب، نقاد جناب سرشار صدیقی کی نصف صدی پر محیط تخلیقی خدمات کے حوالے سے خواتین اہلِ قلم کی آراء پر مبنی ہے۔ تالیف وتدوین ریسرچ اسکالر، نونہال ادیبہ تزئین انصاری کی ہے۔

کتاب کی انفرادیت واولیت یہ ہے کہ پہلی بار کسی قابلِ ذکر شاعر کو موضوع بنا کر صرف معتبر خواتین اہلِ قلم کے معروضی اور تفصیلی تجزیات پیش کیے گئے ہیں۔ تزئین انصاری کا کہنا ہے کہ: ''صنفِ نازک کا بیان خواہ قانون کی اصطلاح میں محض ''آدھی گواہی'' ہو لیکن علم وادب کی عدالت میں اسے ''پوری گواہی'' کہا جانا چاہیے۔''

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا عنوان ''رسمیات'' ہے۔ دوسرے باب کا عنوان ''شناسائی'' ہے۔ تیسرا باب ''تعارفِ مطبوعات'' ہے جس میں مصنف کی شعری ونثری کتب نیز مصنف پر دیگر اہلِ قلم کی کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۱۷۔ وقت کی دہلیز پر ،ڈاکٹر مظہر حامد، جون ۲۰۱۳ء، کراچی: رنگِ ادب پبلی کیشنز، صفحات: ۲۲۴، قیمت: ۳۰۰ روپے۔

ڈاکٹر مظہر حامد کے علمی مضامین وقتاً فوقتاً مختلف ادبی رسائل وجرائد اور اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ۲۰۰۵ء میں انہوں نے ''اردو نظم پر اقبال کے اثرات'' کے موضوع پر مقالہ لکھ کر جامعہ کراچی سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ ان کے مقالے کا انہی صفحات میں تعارف پیش کیا جا چکا ہے۔ ''وقت کی دہلیز پر'' ڈاکٹر مظہر حامد کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو ہمارے پیشِ نظر ہے۔ ''احوالِ شخصی'' کے عنوان سے انہوں نے اپنے ادبی سفر کو بیان کیا ہے۔ ان کی شاعری کے بارے میں ڈاکٹر منظور حسین شور، پروفیسر آفاق صدیقی اور ڈاکٹر اختر ہاشمی کی آراء شاملِ کتاب ہیں۔ پروفیسر منظور حسین شور لکھتے ہیں:

> ''ان کے یہاں جذبات کی افسردگی، یاسیت اور المناک محسوسات ان کی شاعری کے حقائق سے تازگی اور تخلیق دونوں کو یکساں نشوونما عطا کرتے ہیں۔ ان کے کلام کی امتیازی خصوصیات، انفرادی سوچ، محسوسات اور تخلیقات ہیں جو قطعاً غیر روایتی، انفرادی اور تخلیقی ہیں۔ مظہر حامد کے کلام میں نظر کی گہرائی کے ساتھ فکر کی ایسی گیرائی ملتی ہے جو انسان کو زندگی کے عرفان کا شعور بخشتی ہے۔''

چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

اس طرح پونچھتا ہے وہ آنسو
جیسے مجھ سے چھپا رہا ہے مجھے

یاد آنا تیرا، بھول جانا تجھے
یہ بھی آزار ہے وہ بھی آزار ہے

اک روز یہی لوگ سبق دیں گے جنوں کا
دامن کو جو بچاتے ہیں آشفتہ سروں سے

یوں تو رکھے ہیں سبھی نے راہ میں مظہر چراغ
روشنی کا فیصلہ ہوگا ہوا چلنے کے بعد

۱۸۔سعید الظفر صدیقی ایک عہد ساز شخصیت، مرتبہ: ڈاکٹر مظہر حامد، جولائی ۲۰۱۳ء، کراچی: رنگِ ادب پبلی کیشنز، صفحات: ۱۷۶، قیمت: ۳۰۰ روپے۔

سعید الظفر صدیقی بحثیت شاعر و ادیب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ بنیادی طور پر وہ ایک سائنسدان ہیں لیکن بحثیت شاعر انہوں نے اپنی شاعری میں بہت سی سائنسی اصطلاحات، منطقیانہ استدلال اور حکیمانہ نکات کو برتا ہے اس سے ان کی ژرف نگاہی اور عمیق مطالعے کا پتہ چلتا ہے۔ ان کی شاعری کے متعدد مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ سائنسی فکر کی حامل ان کی نثری کتاب ''ماورائے آب وگل'' کا تعارف انہی صفحات میں پیش کیا جا چکا ہے۔ پیش نظر کتاب سعید الظفر صدیقی سے متعلق ہے جسے ڈاکٹر مظہر حامد نے ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب درج ذیل سات ابواب پر مشتمل ہے:

۱۔ پیدائش، بچپن، وطن، حالات زندگی، ابتدائی تعلیم، شادی، اولاد، ملازمت، ۲۔ حلقۂ ارباب ذوق، علمی و ادبی محرکات، ۳۔ مجموعہ ہائے کلام، تجزیاتی مطالعہ، ۴۔ اردو کی نظمیہ شاعری، ۵۔ سعید الظفر صدیقی معاصرین کی نظر میں، ۶۔ ماورائے آب وگل۔ ایک تجزیہ، ۷۔ سعید الظفر صدیقی کے سائنسی مضامین۔

ڈاکٹر مظہر حامد نے نہایت غور وفکر کے بعد سعید الظفر صدیقی کی شخصیت کا انتخاب کر کے ان کی مختلف جہتوں کا سراغ لگانے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ابتداء میں برصغیر کی سیاسی، معاشرتی، علمی و ادبی تاریخ کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

۱۹۔شش ماہی تحقیقی زاویے، مدیران: ڈاکٹر انعام الحق جاوید/ ڈاکٹر رشید امجد، شمارہ ا، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء، اسلام آباد: شعبہ اردو و پاکستانی زبانیں، الخیر یونیورسٹی، بھمبر، صفحات: ۱۴۸، قیمت: ندارد، برائے رابطہ: شعبہ اردو و پاکستانی زبانیں، الخیر یونیورسٹی، آئی جے پی روڈ، بالمقابل آئی ایٹ گرڈ اسٹیشن، اسلام آباد۔ای میل:tzurdu@hotmail.com

جامعات کے تحقیقی معیار کے فروغ میں تحقیقی جریدے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس سے نہ صرف جامعہ کے اساتذہ اور ریسرچ کے طلباء استفادہ کرتے ہیں بلکہ دوسری جامعات سے بھی ان کا رابطہ استوار ہوتا ہے۔ ہمارے پیش نظر شعبہ اردو و پاکستانی زبانیں، الخیر یونیورسٹی، بھمبر کا تحقیقی و تنقیدی مجلّہ ''تحقیقی زاویے'' کا نقشِ اوّل ہے، جس کا علمی دنیا میں خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔مذکورہ شمارے میں درجِ ذیل مقالات شامل ہیں:

ا۔علمیات اور زبانوں میں تحقیق/ ڈاکٹر عطش درّانی، ۲۔دبستان سیال شریف کا ملفوظاتی ادب: ایک تعارفی مطالعہ/ ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر، ۳۔اردو میں مغربی تنقید کی نصابی کتب/ ڈاکٹر ناصر عباس نیر، ۴۔اردو نصاب: آزادی سے پہلے/ ڈاکٹر سہیل عباس، ۵۔نفاذِ اردو کے لیے قانون سازی (۱۸۹۷ء۔۱۹۹۷ء)/ ڈاکٹر محمد ارشد اویسی، ۶۔اردو شاعرات ۱۸۵۷ء سے پہلے: ایک نسوانی تاریخ/ ڈاکٹر محمد اشرف کمال، ۷۔جمالیات کیا ہے؟/ ڈاکٹر رابعہ سرفراز، ۸۔اردو میں مضمون نگاری کی روایت/ سید کامران عباس کاظمی، ۹۔مثنوی کی وجودی اخلاقیات/ ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ۱۰۔ادب اور بقائے باہمی: تین کہانی کار (کرشن چندر، قرۃ العین حیدر، انتظار حسین)/ ڈاکٹر قاضی عابد، ۱۱۔''ایک پہاڑ اور گلہری'' کا غیر مطبوعہ منظوم پنجابی ترجمہ از صوفی تبسم/ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، ۱۲۔نظیر اکبرآبادی کی شاعری میں تہذیب وثقافت کی عکاسی/ میمونہ سبحانی۔

آخر میں تمام مقالات کا توضیحی اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔نوید ہے کہ ''تحقیقی زاویے'' کا ہر شمارہ یونیورسٹی کی ویب سائٹ: www.alkhair.edu.pk پر دیکھا جا سکے گا۔

۲۰۔شش ماہی التفسیر (تفردات نمبر)، مدیرِ اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء، کراچی: مجلس التفسیر، صفحات: ۳۲۸، قیمت: ۶۰۰ روپے، برائے رابطہ: ۰۳۰۰-۲۲۳۶۵۵۸

علمی، فکری و تحقیقی مجلّہ ''التفسیر'' کا خصوصی شمارہ (تفردات نمبر) ہمارے پیشِ نظر ہے۔مذکورہ شمارے میں درجِ ذیل بیس منتخب شخصیات کے تفردات، اوّلیات اور امتیازی آراء پر مبنی مقالات شاملِ اشاعت ہیں: حضرت ابوبکر صدیقؓ، امامِ اعظم ابوحنیفہؒ، امام طحاویؒ، شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ، شاہ ولی اللہؒ، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا عبیداللہ سندھی، علامہ محمد اقبال، مولانا ثناء اللہ امرتسری، علامہ تمنا عمادی، مولانا جعفر شاہ پھلواروی، مولانا رحمت اللہ طارق، مولانا محمد طاسین، علامہ عطاء محمد بندیالوی، ڈاکٹر اسرار احمد، علامہ غلام رسول سعیدی، جاوید احمد غامدی، مفتی منیب الرحمٰن، ڈاکٹر شکیل اوج۔

تفردات نمبر کی غرض وغایت کے حوالے سے مدیرِ اعلیٰ ڈاکٹر اوج لکھتے ہیں:

''سوال یہ ہے کہ تفردات نمبر شائع کرنے کا خیال راقم کو کیوں آیا؟ دراصل راقم کا احساس یہ ہے کہ معاشرے میں پھیلے روایتی جمود نے ملّتِ اسلامیہ سے فکری واجتہادی تحرّک کو سلب کرلیا ہے..... مسلمانوں کی اجتماعی و فکری اساس دراصل ''الہامی ہدایت'' پر استوار ہوتی ہے، جسے خدا نے اپنا فضل قرار دیا ہے۔ مگر افسوس کہ اس ''الہامی ہدایت'' سے اعراض کے سبب اب مسلمانوں کی اساس، مستقبل سے بے نیازی اور بے فکری بلکہ قرآنی بے گانگی اور جہالت پر قائم ہوگئی ہے۔ الّا یہ کہ خال خال..... جس کا ازالہ میرے نزدیک قرآنی تفہیم کی روشنی میں تفردات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس لیے میں نے تفردات نمبر پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔ اسے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اجتہادی تحرک ہمیشہ سے مسلمانوں کی فکری میراث رہا ہے۔''

التفسیر کے تفردات نمبر میں مسلمانوں کی اسی علمی میراث کی کچھ جھلکیاں دکھائی گئی ہیں جو کہ نہ صرف قابلِ مطالعہ ہیں بلکہ قابلِ غور وفکر بھی ہیں۔

۲۱۔ششماہی الاضــــواء، مدیرِ اعلیٰ: محمد اعجاز، ج ۲۷، ش ۳۸، دسمبر ۲۰۱۲ء، لاہور: شیخ زاید اسلامک سنٹر، صفحات: ۴۴۶، قیمت: ۴۰۰۔ برائے رابطہ: پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس، لاہور، فون: ۹۹۲۳۱۱۴-۰۴۲

شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب لاہور سے شائع ہونے والا اسلامی سماجی علوم کا سہ زبانی تحقیقی مجلّہ ششماہی ''الاضواء'' کا شمارہ نمبر ۳۸ ہمارے پیشِ نظر ہے۔ محمد اعجاز اس کے مدیرِ اعلیٰ اور حافظ محمد عبدالقیوم اس کے مدیر ہیں۔ مذکورہ شمارے میں درج ذیل مقالات شامل ہیں۔

اردو مضامین: ۱۔ واضح الدلالۃ الفاظ اور تفسیر قرآن / حافظ عبداللہ، ۲۔ نص قرآنی کی تفہیم کے لیے فنی کاوشیں اور مولانا حسین علی واں بھچروی کی اصطلاحات / اکرام الحق، ۳۔ احادیث نبویہ میں امثال کا تحقیقی جائزہ / محمد کریم خان۔ محمد اکرم رانا، ۴۔ کتاب الشفاء کا تعارف اور اس کی مقبولیت / حافظ محمد رمضان۔ صلاح الدین، ۵۔ اصولِ ترجیح: فقہاء اور اصولیین کی نظر میں / عرفان خالد ڈھلّوں، ۶۔ اسلام میں حدود اللہ کا مفہوم اور دائرہ کار / غازی عبدالرحمٰن قاسمی۔ نورالدین جامی، ۷۔ تجارتی معاملات میں قبضہ کی شرعی حیثیت / محمد معاذ۔ محمد اعجاز، ۸۔ کریڈٹ کارڈ۔ شرعی حدود و قیود (ایک تحقیقی جائزہ) / حافظ عبدالباسط خان، ۹۔ سواری پر نماز کے احکام۔ فقہی مسالک کا تقابلی مطالعہ / محمد حسیب۔ محمد سعد صدیقی، ۱۰۔ معجزات اور استشراقی فکر۔ ایک جائزہ / محمد شہباز منج، ۱۱۔ یہودی تہذیب کے عناصر ثلاثہ۔ ماضی اور حال کی روشنی میں / ابرار محی الدین مرزا، ۱۲۔ برصغیر پاک وہند میں اسلام کے ابتدائی نقوش اور اثرات (خلافت راشدہ سے عہد عباسی تک) / محمد شمیم اختر قاسمی، ۱۳۔ عہد صدیقی میں تدوین قرآن کے محرکات وعوامل / حافظ محمد عبدالقیوم، ۱۴۔ مستشرق برنارڈ لیوس کے اسلام پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ / فرحت نسیم علوی، ۱۵۔ اسلام اور جدید انسان / محمد علی ظفر، ۱۶۔ عصرِ حاضر میں مستشرقین کے مقاصد وحکمت عملی / محمد اکرم ساجد، ۱۷۔ تحریکِ آزادیٔ نسواں اور پاکستان میں این جی اوز کا کردار / سیدہ سعدیہ۔ **عربی مضامین**: ۱۔ التزام القرطبی شروطه فی التفسیر (دراسة تحلیلیة) / ہارون الرشید، ۲۔ دور الامام محمد بن الحسن الشیبانی فی التقریب بین المذاهب الفقهیة / سمیع الحق بن المفتی عبدالدیان۔

انگریزی مضامین: 1. Research Methodology of W.M. Watt: case study of "Muhammad at Mecca"/ Mubeen Ahmed Siddiqui, 2. Role of Ra'y and Istihsan in Hanafi Legal Theory/ Muhammad Tahir Mansoori, 3. Role of NGOs in Pakistan: An Overview/ Ishtiaq Ahmad Gondal, 4. Emergence of Islamic Sciences through Distance Learning and Correspondence Courses in Pakistan: Achievments, Problems and Prospects/ Shahzad Iqbal Sham.

ششماہی ''الاضواء'' کو ویب سائٹ:www.pu.edu.pk/home/joumal/20 پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

۲۲۔ماہنامہ دعـوۃ (سیرت ونعت نمبر)، مدیر اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن، نومبر۲۰۱۲ء۔ فروری۲۰۱۳ء، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، صفحات: ۳۲۸، قیمت: ۲۰۰۔ برائے رابطہ: پوسٹ بکس ۱۴۸۵، اسلام آباد، فون: ۵۴۔۹۲۶۱۷۵۱

ماہنامہ ''دعوۃ'' کا خصوصی شمارہ (سیرت ونعت نمبر) ہمارے پیشِ نظر ہے۔اس کے مدیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن اور مدیر زبیر طارق ہیں۔ دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سیرت طیبہ سے متعلق کئی خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کر چکی ہے۔مذکورہ شمارہ بھی اسی سلسلے کا ایک تسلسل ہے۔

اس شمارے میں درج ذیل مقالات شامل ہیں: رسول اللہ ﷺ بحیثیت ایک مدبر/ ڈاکٹر محمود احمد غازی، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں نظامِ عدل/ جسٹس ایس اے رحمان، اسوۂ حسنہ کی روشنی میں رواداری/ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن، عہدِ نبوی میں اسلامی معاشرہ پر مواخاۃ کے اثرات/ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی، سرورِ کائنات ﷺ کا دربار/ ملا واحدی، دعوتِ نبوی کی آفاقی خصوصیات/ عبدالواحد ہالے پوتا، سیرت النبی ﷺ کے امتیازات/ پروفیسر عبدالجبار شاکر، سیرت رسول ﷺ کا جمالیاتی پہلو/ ڈاکٹر محمد اظہار الحق، رسول اللہ ﷺ پیامبرِ امن/ عبدالرحمٰن طاہر سورتی۔

علاوہ ازیں اس خصوصی شمارے کا نصف سے زائد حصہ نامور شعراء کرام کی منتخب نعتوں سے مزین ہے۔

۲۳۔ماہنامہ الاحیـــــاء، مدیر: سید محمد علی، جون۔جولائی ۲۰۱۳ء، لاہور: الاحیاء ادارۂ علم وادب، صفحات: ۹۶، قیمت: ۵۰ روپے، برائے رابطہ: ۰۳۲۱۔۲۲۲۲۹۸۱، ۰۳۳۲۔۰۴۲۱۱۶۵

ماہنامہ ''الاحیاء''، کا شمارہ ۲۴ ہمارے پیشِ نظر ہے۔درجِ ذیل مضامین شامل ہیں: تفسیر سورہ بقرہ (۱۵)/ مولانا محمد حنیف ندوی، قرآن اور مستشرقین/ ڈاکٹر حافظ محمد زبیر، بارات اور جہیز؛ شرعی جائزہ/ حافظ صلاح الدین یوسف، بائیں ہاتھ پر گھڑی باندھنا/ سید محمد علی، جھوٹ کی اقسام اور نقصانات/ قاری صہیب احمد۔انگریزی میں ایک مقالہ ردا نور صاحبہ کا Rationality and Islam کے عنوان سے ہے۔جبکہ رسالے کے مدیر سید محمد علی نے ''ماہِ صیام اور پیامِ انقلاب'' کے عنوان سے اداریہ قلمبند کیا ہے۔

۲۴۔ سہ ماہی نظریات، مدیر: حافظ طاہر اسلام عسکری، اپریل تا جون ۲۰۱۳ء، لاہور: ادارۂ بحث و تحقیق، صفحات: ۱۱۲، قیمت: ۹۰ روپے، برائے رابطہ: ۰۳۲۱۔۸۶۵۴۰۶۷، ۰۳۲۱۔۴۵۴۸۵۲۹

عصرِ حاضر میں ایک معیاری اسلامی ریاست کے قیام کی جدوجہد کس نہج پر کی جائے؟ حکومت و ریاست کو کس انداز میں چلایا جائے اور اس میں سربراہِ حکومت کا انتخاب و احتساب، انتقالِ اقتدار اور دیگر سیاسی سرگرمیاں کیوں کر منظم کی جائیں؟

پیشِ نظر سہ ماہی ''نظریات'' کے موجودہ شمارے کی ترتیب و پیشکش کا مقصد سیاستِ شرعیہ کو علمی حلقوں میں موضوعِ بحث بنانے اور مندرجہ بالا سوالوں کے جواب کھوجنے ہی کی ایک کوشش ہے۔ اسلام اور سیاسیات کے موضوع پر سہ ماہی ''نظریات'' کی یہ خصوصی اشاعت ہے۔ درجِ ذیل مقالات شامل ہیں: اجتماعیت کے جدید تقاضے اور اسلام کا عادلانہ نظام / ابو عمار زاہد الراشدی، جمہوریت سے تعامل کی شرعی حیثیت / ڈاکٹر حافظ محمد زبیر، جمہوری اسلامی فکر و عمل کے نتائج کا جائزہ / محمد زاہد صدیق مغل، اسلامی سیاسی نظام: استشراقی استعماریت کی نظر میں / ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ، جمہوریت: اقبال کی نظر میں / ڈاکٹر تحسین فراقی۔

۲۵۔ سہ ماہی ارتباط، مدیر: ڈاکٹر خلیل طوق اَر، مئی تا اکتوبر ۲۰۱۳ء، استنبول، صفحات: ۱۶۰، قیمت: ندارد، برائے رابطہ: ۰۰۔۹۰۔۵۵۱۹۶۷۰۸۳۷، ای میل: irtibaat@gmail.com

بین الاقوامی علمی ادبی و علمی مجلّہ ''ارتباط'' (استنبول) کے مدیر ڈاکٹر خلیل طوق اَر (صدر شعبہ اردو، استنبول یونیورسٹی) ہیں۔ ڈاکٹر طوق اَر، اردو دنیا میں اپنے علمی و ادبی کاموں اور اردو زبان سے محبت اور ربط و ارتباط کی بناء پر خاصے معروف ہیں۔ ان کا اردو دنیا سے رابطہ کا ایک ذریعہ سہ ماہی ''ارتباط'' بھی ہے۔

مذکورہ شمارے میں درجِ ذیل مضامین شامل ہیں: فیض پرستی اور غالب و اقبال شکنی / شاہد شیدائی، ترکی ادبیات میں نفسیاتی ناول نگاری کی پہلی کوشش، زہرا / ڈاکٹر نوریہ بیلیک، ایک ترک شاعر اور افسانہ نگار نجیب فاضل قصہ کوریک / خلیل طوق اَر، اردو کا ملّی تشخص اور کردار / غازی علم دین، اردو شاعری میں حریتِ فکر کی روایت / ڈاکٹر غلام شبیر رانا، بہادر شاہ ظفر اور ان کی شاعری / ڈاکٹر محمد شارق، بلوچی ادب میں لیلیٰ مجنوں کا تصور / ڈاکٹر غلام قاسم مجاہد بلوچ، کبھی اے مسلم نوجواں تدبر بھی کیا تو نے؟ / رضی الدین سید، ابن صفی بحثیت طنز و مزاح نگار / راشد اشرف، خلیل طوق اَر / ڈاکٹر سید محمد یحییٰ صبا۔ علاوہ ازیں خاکہ، افسانے اور منظومات بھی اس شمارے کی زینت ہیں۔

۲۶۔ UOS Journal of Social Sciences، مدیر: راشد احمد خان، ۲۰۱۲ء، سرگودھا: یونیورسٹی آف سرگودھا، صفحات: ۱۷۰، قیمت: ۲۵۰ روپے، برائے رابطہ: ای میل: dean.arts@uos.edu.pk

کلیۂ فنون، سماجی علوم اور قانون، سرگودھا یونیورسٹی سے انگریزی میں شائع ہونے والا ششماہی تحقیقی مجلّہ ''UOS

"Journal of Social Sciences" ہمارے پیشِ نظر ہے۔اس کے مدیر راشد احمد خان ہیں۔ درج ذیل مقالات شامل ہیں:

1. Social Capital and Work Performance of Doctors/ Khalid Mahmood Asim, Dr. Babak Mahmood, Muhammad Iqbal, 2. Alqaeeda-Post Osama Scenario and Pakistan-US Relations/ Saeeda Sultana, S.K. Alqama, 3. Prospects of Bilateral Development in Pak-China Relations/ Dr. Mussarat Jadeen, 4. Twiligt in Delhi: A Discourse in Colonialist and Anti-Colonialist Ideologies /Dr. Muhammad Ayub Jajja, 5. The Role and Advantage of United States in the Change of governments in Pakistan and Iran during the 70s in Cold War Context/ Khalid Naseem, Muhammad Waris Awan, 6. Portrayal of Foreign Culture in Pakistani Newspapers/ Dr. Masood Nadeem, Dr. Ghulam Shabbir, 7. A Comparative Possibility Analysis of English Language reforms in Spelling and Pronounciation/ Abdul Rauf Awan, 8. Air Pollution in Karachi: Its Causes and effects on Human Health/ Dr. Gheyas Uddin Siddiqui, Dr. Muhammad Nadeem Ullah, 9. Peasant Movement in West Punjab (Pakistan) (1947-58)/ Muhammad Waris Awan, Rehana Iqbal.

۲۷۔ششماہی مجلہ معارفِ اسلامیہ، مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر محمد شکیل اوج، شمارہ ۱۴، جنوری تا جون ۲۰۱۳ء، کراچی: کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، صفحات: ۲۷۲، برائے رابطہ: دفتر کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، فون: ۰۳۰۰۲۲۳۶۵۵۸

"مجلہ معارف اسلامیہ"، کلیہ معارفِ اسلامیہ، جامعہ کراچی کا ششماہی علمی و تحقیقی مجلہ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج (رئیس کلیۂ معارف اسلامیہ) کی زیرِ ادارت شائع ہونے والا مجلہ معارفِ اسلامیہ کا چودھواں شمارہ ہمارے پیشِ نظر ہے۔ ڈاکٹر اوج نے اپنی علمی و تحقیقی سرگرمیوں اور انتظامی مصروفیات کے ساتھ جس طرح مجلّہ کی مسلسل اشاعت کو یقینی بنایا ہے، یہ امر قابلِ تحسین ہے۔ مذکورہ شمارے میں اردو و انگریزی زبان میں درج ذیل مقالات شامل ہیں:

۱۔عدل اجتماعی کے تصورات کا جائزہ و اہمیت قرآن و حدیث اور عالمی مذاہب کے تناظر میں/ ڈاکٹر آسیہ رشید، ۲۔تبلیغ بذریعہ تدریس سیرت طیبہ کی روشنی میں/ ڈاکٹر عمر حیات عاصم سیال، ۳۔مختلف دساتیر انسانی و تعلیمات اسلامی کے تناظر میں حقوق نسواں کا تقابلی مطالعہ/ بشریٰ تشرف، ۴۔اسلامی جنگوں میں اختیار کی گئی عسکری و سیاسی حکمت عملیوں کا تقابلی جائزہ/ ڈاکٹر راشدہ پروین، ۵۔اسلام کا نظریہ جہاد دورِ حاضر کی دہشت گردی سے مبرّا ہے/ زبیدہ عزیز، ۶۔ہمسائے کے حقوق/ ڈاکٹر شکیل اوج، ۷۔اسلام کا نظریہ سیاست عصری تناظر میں/ عقیل احمد، ۸۔جیشِ اسامہؓ: تزویراتی و تدبیراتی اہمیت/ ڈاکٹر محمد شکیل صدیقی، ۹۔خطبہ فتح مکہ اور ہماری حیاتِ اجتماعی کا انحراف/ ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی، ۱۰۔بنو اسرائیل کی شریعت/ شیر باز خان، ۱۱۔عقیدہ ختم نبوت کے لیے مولانا شاہ احمد نورانی کی خدمات/ ڈاکٹر شاکر حسین خان، ۱۲۔شارح صحیح مسلم و مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی کی حیات و

خدمات/ محمد عاطف، ۱۳۔اردو زبان ہمارا قومی ورثہ لیکن!/ زہرا بتول، ۱۴۔حضرت محدث سورتیؒ اور آپ کے مشہور تلامذہ کی علمی وملّی خدمات/ ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی، ۱۵۔سندھ میں دینی مدارس کے قیام کا تاریخی پس منظر۔ایک تحقیقی جائزہ/ محمد کاشف شیخ، ۱۵۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری تاثرات ومشاہدات/ ڈاکٹر شکیل اوج، ۱۶۔ Implication of Risk Management Tools in ۔۱۷ Islamic Finance: An Empirical Study/ Dr. Abdul Rahman Zaki, S.M. Khalid Jamal Good Governance and Qazi Nazrul Islam's Contribution to Human Rights/ Dr. Mohammad Abu Tayyub Khan.

۲۸۔ششماہی تحقیق (مکتوبات نمبر۱)، مدیر: ڈاکٹر سید جاوید اقبال، جلد ۲۰ شمارہ ۱، جنوری تا جون ۲۰۱۲ء، جام شورو: شعبۂ اردو، کلیۂ فنون، سندھ یونیورسٹی، صفحات: ۹۰۸، قیمت: ۶۰۰، برائے رابطہ: ۳۵۱۰۵۲۰۔۰۳۰۱، ای میل: urdusindh@yahoo.com

شعبۂ اردو، کلیۂ فنون، سندھ یونیورسٹی، جام شورو کا ششماہی شعبہ جاتی تحقیقی مجلّہ ''تحقیق'' کا خصوصی شمارہ (مکتوبات نمبر حصہ اوّل) ہمارے پیشِ نظر ہے۔ یہ شمارہ تیس (۳۰) مضامین ومقالات پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں فن اور روایت کے عنوان کے تحت درجِ ذیل چار مقالات ہیں: ۱۔خطوط کی تحقیقی اہمیت/ ڈاکٹر عطش درانی، ۲۔خط کا مفہوم، تعریف اور اردو مکتوب نگاری کی روایت/ ڈاکٹر نسرین ممتاز بصیر، ۳۔سندھ کے مشائخِ نقشبند اور مکتوب نگاری/ ذوالفقار علی دانش، ۴۔اردو خطوط نگاری کے ارتقا میں ماہ نامہ ''سب رس'' کا کردار/ سید طارق حسین رضوی۔

جبکہ دوسرے حصے میں مکتوبات کے عنوان کے تحت ۷ا شخصیات کے خطوط مع حواشی اور تیسرے حصے میں مکتوب نگاری کے عنوان کے تحت مشاہیر کی مکتوب نگاری اور چوتھے حصے میں بھی خطوط مع حواشی ہیں۔

ڈاکٹر سید جاوید اقبال لکھتے ہیں:

> ''تحقیق'' میں خطوط کی اشاعت کا سلسلہ ڈاکٹر نجم الاسلام مرحوم کے دور سے شروع ہوگیا تھا، جسے جاری رکھا گیا۔اور قارئین کی جانب سے اسے پسند کیا گیا اسی وجہ سے ''مکتوبات نمبر'' کی اشاعت کا خیال آیا۔ مکتوبات شائع کرنے کا ایک بڑا مقصد اس انتہائی قیمتی مآخذ کو محفوظ کرنا اور منظرِ عام پر لانا ہے۔الماریوں اور صندوقوں میں بند گٹھریوں میں بندھے خطوط کے ان ذخائر کو منظرِ عام پر لانے کے ساتھ ہی انھیں تحقیق کا موضوع بھی بنانا ہے۔سندی مقالات کے لیے ان خطوط کو مرتب کرنا اور ان کے مطالعے کو مفید تر بنانے کے لیے حواشی وتعلیقات کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔''

مکتوبات کے ذیل میں مقالہ نگار کی سینیارٹی کے بجائے مکتوب نگار کی سینیارٹی کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔دو کے سوا تمام مقالات میں خطوط کا املا اصل کے مطابق ہے تا کہ مشاہیر کے املا کو اجاگر کیا جاسکے۔بعض مضامین دو، دو خطوط پر مشتمل ہیں اور بعض بہت طویل بھی۔بعض خطوط میں طویل حواشی ہیں اور بعض میں بہت مختصر۔بلاشبہ ''تحقیق'' کا یہ خصوصی شمارہ ایک تاریخی دستاویز کی

حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے لیے شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو مبارکباد کا مستحق ہے۔

۲۹۔ ماہنامہ عصمت، مدیر: صفورا خیری، جلد ۱۰۸، شمارہ ۸۔۹، نومبر۔ دسمبر ۲۰۱۳ء، کراچی: میٹرو آرٹ پریس، صفحات: ۵۰، قیمت: ۷۰، برائے رابطہ: ۰۳۳۳۔۳۴۹۵۶۴۲، ای میل: ismatmonthly@gmail.com

جون ۱۹۰۸ء میں ماہنامہ ''عصمت'' نے برصغیر کی مسلمان خواتین کے لیے آواز بلند کی۔ عورتوں کے جذبات، ان کے خیالات کی اشاعت، ان کی ضروریات اور تعلیم نسواں کی حمایت میں ایسے موثر اور سبق آموز افسانے اور مضامین پیش کیے کہ وہ حقوق نسواں کی علامت بن گیا۔ یہ معتبر رسالہ بچیوں کو بطور ''تبرک'' دیا جاتا تھا۔ ''عصمت'' کے لکھنے والوں میں منشی پریم چند، فرحت اللہ بیگ، جوش ملیح آبادی، حجاب امتیاز علی، بیگم شائستہ اکرام اللہ، قرۃ العین حیدر اور آمنہ نازلی جیسے بلند پایہ قلمکار شامل تھے۔

''عصمت'' کے بانی اردو کے پہلے مختصر افسانہ نگار مصورِ غم علامہ راشد الخیری اور ان کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے مولانا رازق الخیری نے مسلسل ۵۷ برس ''عصمت'' کی ادارت کی۔ رازق الخیری کے وصال کے بعد ''عصمت'' کی ادارت کی ذمہ داری بالترتیب آمنہ نازلی، صائمہ خیری اور طارق الخیری نے انجام دیں۔ اب یہ ذمہ محترمہ صفورا خیری نے سنبھال لی ہے۔ صفورا خیری، علامہ راشد الخیری کی پوتی اور رازق الخیری کی بیٹی ہیں۔ رازق الخیری کی بیگم آمنہ نازلی کو اردو کی پہلی طبع زاد افسانہ نگار ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ۱۰۵ سال پر محیط یہ تاریخی پرچہ آج بھی شائع ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو اردو کے کسی دوسرے ماہنامے کو حاصل نہیں۔ اس حوالے سے ''عصمت'' جلد ہی گنیز بک آف ورلڈ میں اپنی جگہ بنا لے گا۔

پیشِ نظر شمارے میں درج ذیل مضامین شامل ہیں: ۱۔ حیات علامہ راشد الخیری/ ڈاکٹر داؤد عثمانی، ۲۔ ماہنامہ عصمت کے ۱۰۰ سال/ ڈاکٹر داؤد عثمانی، ۳۔ مصورِ غم علامہ راشد الخیری/ محمد شفیع عارف دہلوی، ۴۔ کچھ علامہ کے بارے میں / نفیس فاطمہ، ۵۔ علامہ راشد الخیری بحیثیت ناول نگار/ محمد مرغوب صدیقی، ۶۔ علامہ راشد الخیری ایک پراثر شخصیت/ عبدالحنان، ۷۔ علامہ راشد الخیری/ رازق الخیری، ۸۔ خوبصورت گیت کار۔ صائمہ خیری/ عارف لکھنوی، ۹۔ چھپر چھاؤں/ سحر حسن، ۱۰۔ معصومیت/ ارسہ ارشد، ۱۱۔ صدر کی تقریر سے پہلے..../ انور مقصود، ۱۲۔ بڑے لوگ/ کرنل (ر) محمد خان، ۱۳۔ ایک آنہ لائبریری/ سید نعمت اللہ بخاری، ۱۴۔ صحت مند ناخن، صحت مند آپ/ ثمرین شمیم، ۱۵۔ پروفیشنل کورسز/ شعیب احمد۔

۳۰۔ عشق کے 40 نرالے دستور (ناول)، ایلف شفق، اردو ترجمہ: بوالفرح ہمایوں، ۲۰۱۳ء، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، صفحات: ۴۱۶، قیمت: ۷۰۰ روپے، فون: ۰۲۱۔۲۷۶۲۴۸۳

مولانائے روم مولانا جلال الدین رومی اپنے دور کے اکابر علماء میں سے تھے۔ فقہ اور مذاہب کے بہت بڑے عالم تھے۔ دیگر علوم میں بھی مولانا کو پوری دستگاہ حاصل تھی۔ درس وتدریس اور فتویٰ نویسی میں مشغول رہتے تھے اور سماع سے احتراز کرتے تھے۔ مولانا کا یہ وہ دور تھا جس میں مولانا پر ظاہری علوم ہی کا غلبہ تھا۔ مولانا کی زندگی کا دوسرا دور شمس تبریز کی ملاقات کے

بعد سے شروع ہوتا ہے۔ایک روایت کے مطابق شمس تبریز کوان کے پیر بابا کمال الدین جندی نے یہ کہہ کرمولانا کے پاس بھیجا تھا کہ روم جاؤ وہاں ایک سوختہ دل ہے اس کو گرما آو۔شمس تبریز قونیہ پہنچے۔شکر فروشوں کی سرائے میں مقیم ہوئے اور ایک دن جبکہ مولانا نہایت تزک واحتشام سے ایک راستہ سے گزرر ہے تھے۔شمس تبریز نے مولانا سے سرِ راہ دریافت کیا کہ مجاہدہ اور ریاضت کا کیا مقصد ہے؟ مولانا نے فرمایا اتباعِ شریعت۔شمس تبریز نے کہا یہ تو سب ہی جانتے ہیں لیکن اصل مقصد علم و مجاہدے کا یہ ہے کہ وہ انسان کومنزل تک پہنچادے اور پھر حکیم سنائی کا یہ شعر پڑھا:

علم کز تو ترا نہ بستاند — جہل زاں علم بہ بود بسیار

جو علم تجھے تجھ سے نہ لے لے — اس علم سے جہل بہت بہتر ہے

اس کے بعد مولانا کے احوال بالکل بدل گئے۔جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔بہر حال تبدیلیٔ احوال کے نتیجے میں ''مثنوی'' وجود میں آئی۔مولانا کی اس کتاب نے مولانا کو حیاتِ جاوداں عطا کی۔مولانا کی اس 'مثنوی' کو ''مثنوی معنوی'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں عالمِ معنیٰ اور احوالِ باطن کے اسرار و معارف کا تذکرہ ہے۔

ہمارے پیشِ نظر کتاب ''عشق کے 40 نرالے دستور'' ایلف شفق کے خوبصورت ناول The Forty Rules of Love کا اردو ترجمہ ہے۔جس میں مصنفہ نے محبت کے ساتھ رومی اور شمس تبریز کی روشنی میں تصوف بھی بیان کیا ہے۔بتایا گیا ہے کہ اس ناول کی ۶ لاکھ سے زائد کاپیاں فروخت ہوئیں اور یہ ترکی میں Best Seller بن گیا جبکہ فرانس نے اسے انعام سے بھی نوازا۔

مصنفہ ایک انعام یافتہ ناول نگار اور ترکی میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی خاتون رائٹر ہیں۔ان کی ۱۲ کتابیں شائع ہوچکی ہیں جس میں سے ۸ ناول پر مشتمل ہیں۔ترکی اور انگریزی دونوں زبانوں میں لکھتی ہیں اور ترکی میں ایک بڑے اخبار کے ساتھ ساتھ Guardian کی ویب سائٹ سمیت بہت سے بین الاقوامی اخبارات اور میگزین جن میں Washington Times اور New York Times نمایاں ہیں ان تمام سے منسلک ہیں۔

ناول کا سلیس اور رواں اردو ترجمہ کہنہ مشق مترجم جناب ابوالفرح ہمایوں نے کیا ہے۔ابوالفرح ہمایوں متعدد روزناموں اور مختلف رسائل و جرائد میں اپنے قلم سے خوبصورت کہانیاں اور مضامین لکھتے رہتے ہیں۔